تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

16/5/95

جلد نمبر4 شمارہ نمبر21   17ذوالحج تا24ذوالحج 1415ھ 17مئی تا24مئی 95ء   خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی پرچہ : ایک روپیہ

یہود اور نصاریٰ کے گٹھ جوڑ نے نیو ورلڈ آرڈر کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

لادین جمہوری نظام بجھتی ہوئی شمع کی آخری بھڑک ہے   نظام خلافت کے قیام کے لئے جہاد کرنا ہو گا   صومالیہ میں پاکستانی فوج کو قربانی کا بکرا بنا دیا گیا

راولپنڈی 5 مئی 95ء امیر تنظیم اسلامی وداعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد نے جامع مسجد کیلیا نوالی راولپنڈی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہود ونصاریٰ کا گٹھ جوڑ اب اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے اور اس نے نیو ورلڈ آرڈر کی شکل اختیار کر لی ہے۔ روس کے خاتمے کے بعد یورپ والے اپنے نظام کی کامیابی کی فتح میں سرمست ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارا نظام جیت گیا ہے یعنی لادین سرمایہ دارانہ جمہوری نظام۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ بجھتی ہوئی شمع کی آخری بھڑک ہے۔ اگرچہ ان کے نعرے تو یہ ہیں کہ اب کوئی تہذیب ایسی نہیں جو ہمیں چیلنج کر سکے۔ فوکویاما نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مغربی تہذیب کو ایک مست ہاتھی کی مانند قرار دیا اور ہنٹنگٹن نے مشورہ دیا ہے کہ ابھی دو تہذیبیں ہمارے لئے خطرہ ہیں ایک چین کی کنفیوسش تہذیب اور دوسری اسلام کی مسلم تہذیب۔ اب ان کا پورا زور اس بات پر ہے کہ کنفیوسش اور مسلم تہذیبوں کا باہمی ملاپ نہ ہو۔ اگر یہ دونوں تہذیبیں متحد ہو گئیں تو ہمارے لئے سب سے بڑا خطرہ ہو گا۔ اسی لئے علاقے کو ایشیا پیسفک Asia Pacific قسم کے معاہدات میں جکڑا جا رہا ہے۔

اندرون ملک شیعہ سنی اور علاقائی تعصبات کو ہوا دے کر قتل وغارت کا بازار گرم کیا جا رہا ہے تاکہ مسلمانوں کو کمزور کیا جائے۔ یہ کسی کا پلان Plan ہے لہٰذا ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے قرآنی آیات کا حوالہ دے کر ثابت کیا کہ یہود ونصاریٰ بنیادی طور پر بزدل ہیں۔ امریکہ اپنے آدمی مرتے دیکھ کر صومالیہ سے بھاگ گیا اور وہاں پاکستانی فوج کو قربانی کا بکرا بننا پڑا۔ انہوں نے تاریخی حوالوں سے بنی اسرائیل کی تاریخ اور امت مسلمہ کی تاریخ کی مماثلت کو ثابت کیا اور کہا اب ایک بہت بڑی جنگ کا خطرہ درپیش ہے۔ مسجد اقصیٰ کسی بہانے سے گرائی جائے گی۔ یہودی احسان ناشناس ہیں حالانکہ عیسائیوں نے ان پر سخت گرفت کی رکھی اور مسلمانوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں انہیں یروشلم میں داخلے کی اجازت دی لیکن 1917 کے بعد انہوں نے بستیاں بنا کر عربوں کو ملک بدر کرنا شروع کیا اور اس طرح سازش کے ذریعہ اسرائیل وجود میں آ گیا۔

انہوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو دین کا غلبہ آن واحد میں ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس کے لئے انہیں قربانی دینا ہو گی جان اور مال کھپانا ہو گا تب نظام خلافت قائم ہو گا جس میں عدل وانصاف اور امن وامان ہو گا۔ اسی کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ہندوستان کے شمال مغربی کونے میں ایک مسلم ریاست کا وجود میں آنا لازم ہے اور اگر ایسا ہو گیا تو ہمیں اسلام کے اصول حریت واخوت و مساوات پر مبنی نظام عدل کو چلا کر دکھانے کا موقع مل جائے گا اور آنحضور ﷺ کی احادیث کی روشنی میں وہ نظام تو لازماً آ کر رہے گا لیکن اس کے لئے جہاد ضروری ہے اور اس کے لئے لازم ہے کہ پہلے اپنی جان اور نفس کے خلاف جہاد کیا جائے۔ دوسرا جہاد باطل افکار' فلسفہ اور نظریات کے خلاف ہو گا اور پھر منظم قوت بنائی جائے اور جماعتی نظم میں شامل ہو کر بیعت سمع وطاعت اختیار کی جائے اور نظام باطل سے ٹکر لی جائے تاکہ افراد بدلنے کی بجائے نظام بدلا جا سکے۔

عشرہ دعوت

فیصل چوک شاہراہ قائد اعظم پر منعقدہ احتجاجی کیمپ کے اختتامی پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی نے قومی اخبارات کے نمائندوں کو انقلابی دعوت کے حوالے سے بریفنگ دی۔ حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کے علاوہ تنظیم اسلامی کے جن قائدین نے اس پروگرام میں شرکت کی ان میں جنرل محمد حسین انصاری' ڈاکٹر عبدالخالق' عبدالرزاق' محمد اشرف وصی نمایاں ہیں۔

سنت ابراہیمی کی پیروی آج بھی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے، جنرل انصاری

اللہ تعالیٰ نے ہر امت کیلئے قربانی کا عمل لازم ٹھہرایا ہے، مسجد دار السلام باغ جناح میں خطاب

"قربانی صرف حاجیوں پر ہی فرض ہے" ایسے گمراہ کن خیالات جہالت اور شر انگیزی کے مترادف ہیں

عید الاضحیٰ کے موقعہ پر امت مسلمہ کے لئے قربانی کی صورت میں "سنت ابراہیمی" کا اجراء حج جیسے اہم فرض کی عالمگیر توسیع ہے' جسے قرآن مجید میں وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری نے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے لئے قربانی کا عمل لازم ٹھہرایا ہے۔ صدیوں سے جاری اس غیر متنازعہ عبادت کے بارے میں یہ کہنا کہ "قربانی صرف حج کرنے والوں پر ہی فرض ہوتی ہے" اور "جانور کی قربانی ضروری نہیں بلکہ اس کے بدل کے طور پر مال بھی دیا جا سکتا ہے" ایسے گمراہ کن خیالات محض جہالت ہی نہیں بلکہ شر انگیزی کے مترادف ہیں۔ جنہیں دین سے بے بہرہ نام نہاد دانشور اپنی خود ساختہ اور من گھڑت تاویلوں کے ذریعے عوام الناس کے جذبات کو مجروح کر کے معاشرے میں فتنہ پروری کا موجب بن رہے ہیں جس کی بھرپور مذمت ہونی چاہیے۔ جنرل انصاری نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی باطل کو للکارنے کا دوسرا نام ہے۔ آپ نے ایسے معاشرے میں آنکھ کھولی جہاں ہر طرف جہالت کا راج اور گمراہی کا چرچا تھا۔ صدیوں سے جاری مشرکانہ نظام کے خلاف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تن تنہا علم بغاوت بلند کر کے باطل نظام کے خلاف کامیاب جدوجہد کی۔ انہوں نے کہا آپ کی پوری زندگی اللہ کے ساتھ غیر مشروط اطاعت اور مکمل وفاداری کا عملی نمونہ ہے جس کی پیروی آج بھی ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔ قربانی کی سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جذبہ اطاعت ووفاداری کو خراج تحسین پیش کرنے کے مترادف ہے۔

جنرل انصاری نے کہا آج ہر شخص معاشرتی خرابیوں اور نظام کی خباثتوں سے پریشان اور دل گرفتہ ہے مگر ہماری اکثریت رائج الوقت نظام کے خلاف عملی جدوجہد کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ حج اور قربانی کی عبادت ہر سال مسلمانوں کو یہ سبق یاد دلاتی ہے کہ انہیں بھی سنت ابراہیمی علیہ السلام پر عمل پیرا ہو کر باطل نظام کے خاتمے کے لئے میدان میں آنا چاہیے۔ تنظیم اسلامی کے سیکرٹری اطلاعات نے کہا ہماری اکثریت نظام باطل کو للکارنے کے بجائے نام ونمود اور رسم ورواج کی رسیا بن کر دین کی حقیقی وانقلابی تعلیمات سے لاتعلق ہوتی جا رہی ہے۔ اللہ اور اس کے دین کے مقابلے میں دنیا کی ہر شے کو ٹھکرا کر ہی ہم دنیا وآخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔

مبارک باد

ڈسکہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی ڈسکہ کے ہفتہ وار تنظیمی اجتماع میں رفقاء نے مشترکہ طور پر تنظیم اسلامی لاہور کی جانب سے منعقدہ احتجاجی کیمپ پر نائب امیر' ناظم اعلیٰ' ناظم کیمپ اور منتظمین کو مبارک باد دی ہے اور اس پروگرام کو سراہا ہے۔

درس قرآن

گوجرانوالہ (نامہ نگار) گذشتہ دنوں تنظیم اسلامی گوجرانوالہ شہر کے زیر اہتمام ایک درس قرآن رفیق تنظیم طارق خورشید کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں درس قرآن دیتے ہوئے طارق خورشید نے کہا کہ قرآن انسانیت کی ابدی رہنمائی کے لئے ہے اور ہم ماضی میں قرآن اور سنت کی پیروی کی وجہ سے زمانے کے امام تھے

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

جینے کی تمنا

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

انسان کے لئے اس کی اپنی جان سے عزیز تر کوئی شے نہیں اور مدتوں جینے سے بڑھ کر اس کی کوئی تمنا نہیں۔ اور اسی حوالے سے وہ دوسروں سے اپنے تعلقات طے کرتا ہے۔ جس کسی کی آنکھ میں انسان کو اپنے بارے میں میل دکھائی دے وہ اسے برداشت نہیں کرپاتا اور جو کوئی اس کی خوش حال زندگی بسر کرنے میں حائل ہو وہ اسے دشمن تصور کرتا ہے۔ اسی طرح جو کوئی انسان سے باعزت طور پر پیش آئے تو وہ بھی بہتر انداز میں اس کی عزت کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس کے لئے پر مسرت زندگی بسر کرنے میں ممد ومعاون بنے انسان اس پہ فدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرہ ہر کہیں حقوق العباد کی ادائیگی (Mutual Welfare) کے حوالے سے پہچانا اور جانا جاتا ہے۔ اسے حادثاتی حقیقت جانئے یا فطرتی تقاضا' انسانوں کے معاشرے میں حکومت تو خواص ہی کرتے ہیں۔ عوام الناس بس یہی توقعات لئے جیتے ہیں کہ صاحب اقتدار یا ارباب اقتدار ان کی خوشحالی اور بہبود کے لئے اپنی صلاحیتیں احسن طریق پر بروئے کار لائیں گے۔ یہ لوگ' یہ حکام' ہوس اقتدار کے مارے یہ ارباب' اپنے تئیں اونچے درجے کا انسان سمجھنے والے یہ خواص' معاشرے میں عدل وانصاف کے فی الحقیقت خواہاں ہوں یا نہیں' وہ عدل وانصاف کر پائیں یا نہیں' عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش ضرور کرتے ہیں کہ وہ ان کی بہبود کے لئے شب وروز کوشاں ہیں۔ یہی صورت حال آج کل وطن عزیز میں ہے۔ بجٹ کا مسودہ تیار ہو چکا' ماہرین مالیات اپنا ہاتھ دکھا چکے' تجاویز اور سفارشات انجام کو پہنچ چکیں' اب کابینہ کو منظوری دینا ہے۔ پھر آئے گا عوام کے لئے ہوش ربا مرحلہ کہ جس روز بجٹ کا اعلان ہو گا۔ خبردان لوگ تو پہلے ہی معلوم کر چکے ہوں گے اور انہوں نے عوام کی اجیرن زندگی میں مزید زہر گھولنے کا انتظام کر لیا ہو گا۔ کابینہ کی منظوری کے بعد بجٹ پڑھ دینے کا مرحلہ رہ جائے گا جو تقریر کے دوران پانی کے گھونٹ نگل کر پورا ہو ہی جائے گا۔ ہو گا وہی جو ہمارے قرض خواہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک چاہتے ہیں۔ کیوں نہ ہو' ہر قرض خواہ چاہتا ہے کہ اس کا قرض دار دیوالیہ نہ ہو جائے یا بھاگ نہ جائے۔ قوم نے گذشتہ اڑتالیس سال میں جو مصنوعی اور بے بنیاد اونچا معیار زندگی اپنانے میں دوڑ لگائی ہے اس کا منطقی نتیجہ تو بالاخر یہی نکلنا تھا جس سے ہم اس وقت دوچار ہیں۔ ایک جانب قرض خواہ کا مطالبہ' دوسری جانب عوام کی بنیادی غریبانہ توقعات' اور درمیان میں خواص کی ضروریات جو طرفین کی حق تلفی میں ذرہ بھر باک محسوس نہیں کرتے بلکہ ایسا کرنا اپنا استحقاق سمجھتے ہیں۔

بجٹ شعبدہ بازی کا نام نہیں۔ یہ تو سیدھا سادہ حساب ہے کہ آمدنی اور خرچ میں توازن قائم کیا جا سکے مگر چونکہ ہمارے یہاں مکر وفریب زندگی کا معمول بن چکا ہے لہٰذا حکومت کا ہر عمل عوام کے لئے معمہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ بجٹ بناتے وقت آئندہ سال کی آمدنی کے تخمینے میں جان بوجھ کر مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے اور اخراجات میں غیر ممکن کمی ظاہر کی جاتی ہے جو آخر کار خسارے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس سال خسارے کا اندازہ ایک سو تینتیس (133) ارب روپے ہے۔ بدعنوانی اور بددیانتی کو ہوشیار مندی سمجھا جاتا ہے۔ حیرت ہے کہ جو منصب دار معاشرے کی خرابیاں کم کرنے پر مامور ہوں وہی انہیں برسرعام فخریہ انداز میں بیان کرتے ہیں تاکہ ندامت کا تاثر چہرے پہ نہ آنے پائے۔ کوئی دو ہفتے قبل پنجاب اسمبلی اکاؤنٹس کمیٹی کے چیرمین نے انکشاف کیا کہ محکمہ خوراک پچاس (50) کروڑ روپے سالانہ نقصان پہنچا رہا ہے۔ تمام سٹوروں پر گندم کی بڑی بوریوں میں فی بوری دو کلو وزن کم ہوتا ہے۔ محکمہ آبپاشی کے افسران نے بھل صفائی' مرمت اور سیلاب کے بہانے کناروں کی صفائی اور دوسرے معاملات میں تین (3) ارب روپے ہڑپ کر لئے ہیں۔ ہائی وے کے ناقص کاموں پر چالیس (40) فی صد رقم پر بدعنوانی اور رشوت کی نظر ہو جاتی ہے۔ چوروں کی سینہ زوری کا یہ عالم کہ محکمہ لائیو سٹاک نے آسٹریلیا سے پانچ سو (500) گائیں منگوائیں اور جب معلوم کیا تو پتہ چلا کہ صرف ڈیڑھ سو (150) گائیں موجود ہیں۔ مالیاتی نظم وضبط کا یہ عالم کہ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ نے کم لاگت والی رہائشی سکیموں پر نو (9) سو فی صد رقم خرچ کر دی۔ یہ صورت حال کہاں منتج ہو گی اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اس وقت بجٹ کا چالیس (40) فی صد دفاعی ضروریات پر خرچ ہوتا ہے اور بیالیس (42) بین الاقوامی قرضہ جات کی اقساط اور سود پر اٹھتا ہے۔ باقی بچنے والے حصے کا بدعنوانی اور بددیانتی کے ذریعے جو حشر ہوتا ہے وہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ خود چوروں نے برملا تسلیم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اقتدار کے ورثاء' جو کبھی اقتدار میں اور کبھی حزب اختلاف میں ہوتے ہیں' کی ضروریات عیش ونشاط تو ہر صورت قومی وسائل سے پورا ہونی ہیں لہٰذا اے چارہ گران قوم تمہارے مزاج شاہاں میں جو آئے کر گزرو' بالواسطہ اور بلاواسطہ ٹیکسوں میں جو اضافہ چاہو کر ڈالو' بس اتنا یاد رکھیو کہ تمہارے ان فیصلوں سے کہیں غریب کے جینے کی تمنا اس سے نہ چھن جائے۔ پیسے والو! تم کیا جانو کہ غریب کی عزت کس بھاؤ بکتی ہے' تمہیں کیا معلوم کہ وہ اپنے اور بال بچوں کے پیٹ کی آگ کا ایندھن کس طرح مہیا کرتا ہے' تمہیں کیا خبر کہ وہ کتنے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہے۔ اللہ کی خوشنودی کے لئے نہ سہی' اخروی نجات کے لئے نہ سہی' اپنے دنیوی بچاؤ کی خاطر ہی سہی' غریب کو مایوسی سے بچالو کہ وہ وقت نہایت خوفناک ہوتا ہے جب غریب مایوس ہو جائے

جاگیرداروں کے نزدیک عوام الناس کی حیثیت ڈھور ڈنگروں سے زیادہ نہیں ہے۔

کراچی میں شہریوں کی فریاد سننے والا کوئی نہیں۔

تحریر نجیب صدیقی۔ کراچی

آج کے اخبار میں ایک چھوٹی سی تصویر چھپی ہے جس میں دو آدمی' جو دونوں سی۔ آئی۔ اے کے سب انسپکٹر ہیں مجرموں کی طرح زمین پر بیٹھے اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہے ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہ دونوں سب انسپکٹر صاحبان پریڈی کے علاقے سے "شیراز" نامی نوجوان کو گھر سے جھوٹے مقدمے میں لے گئے بعد ازاں اس کی والدہ سے اسے چھوڑنے کے لئے پچاس ہزار روپیہ طلب کیا۔ بالاخر پندرہ ہزار میں سودا طے ہوا۔ تیرہ ہزار اسی وقت ادا کر دیے گئے اور بقیہ دو ہزار کے لئے دو دن کا وعدہ کر لیا۔ اسی اثناء میں اینٹی کرپشن والوں کو اطلاع دی گئی جس پر ان کی ایک ٹیم نے رنگے ہاتھوں ان دونوں انسپکٹر صاحبان کو گرفتار کر لیا۔ انسپکٹر صاحبان نے سرکاری ریوالور سے فائر کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔

اس خبر کے پس منظر میں کراچی کو دیکھ سکتے ہیں جہاں روزانہ چھاپوں میں سینکڑوں آدمی گرفتار کئے جاتے ہیں۔ انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک کر لے جایا جاتا ہے۔ عقوبت خانے ان کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ہر شخص اپنے حصے کی صعوبت اٹھا کر خراج ادا کرتا ہے۔ یہ منفعت بخش کاروبار بغیر کسی سرمایہ کاری کے جاری ہے۔ اس اعتبار سے کراچی کو منفرد مقام حاصل ہے۔ اس شہر میں تعلیم کا تناسب زیادہ ہے۔ لوگ حساس بھی بہت ہیں اور محب وطن بھی۔ ہولناک عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے ہیں۔ یہی ان کی مثبت سوچ ہے جس کے سہارے وہ زندہ ہیں۔ سرکاری اہلکاروں کے لئے یہ شہر دوبئی بن چکا ہے۔ قانون کی زد میں نہ دہشت گرد ہیں نہ "را" کے ایجنٹ۔ خوف خدا کا تصور اس محکمے میں نہ پہلے تھا نہ اب ہے۔ آج ہی کے اخبار میں جناب پروفیسر غفور احمد صاحب نے بیان دیا ہے کہ حکومت ایجنسیوں کی غیر قانونی حرکات کا نوٹس لے۔ قانون نافذ کرنے والوں کی قانون شکنی میں ملکی سالمیت کے لئے خطرہ ہے۔ سریع الحرکت فورس اور رینجرز بھی عوام کو ہی تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ یہ معمول بن گیا ہے کہ محاصرہ کے دوران بلا امتیاز' بلا تحقیق' بے گناہ شہریوں کو حکم دیا جاتا ہے وہ اپنی قمیص خود اپنی آنکھوں پر باندھ لیں۔ پھر بے دردی سے انہیں زدوکوب کیا جاتا ہے۔ ایف آئی آر درج کئے بغیر ہفتوں انتہائی تکلیف دہ حالات میں لاک اپ میں بند رکھا جاتا ہے۔ شہریوں کی فریاد سننے والا کوئی نہیں۔ پروفیسر غفور صاحب کے بیان میں حقیقت کا عکس ہے ورنہ حقیقت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

کراچی کے بسنے والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے بقیہ پاکستان خاموش ہے۔ کہیں سے اکادکا کوئی صدا سنائی دیتی ہے تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ جو پارٹی برسراقتدار ہے اس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ یہاں کے بسنے والے تمام لوگ دہشت گرد ہیں اس لئے بھی کہ انہوں نے اس پارٹی کو سپورٹ نہیں کیا ہے۔ پھر اس کی حلیف پارٹیاں اپنے پارٹی مفاد کی اسیر ہیں۔ انہیں اپنا مفاد عزیز ہے ملک کی سلامتی یا انسانی حقوق ثانوی درجہ کی بات ہے۔

اس پس منظر میں صدر صاحب نے جو آرڈی نینس جاری کیا ہے وہ باعث تعجب نہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آرڈی نینس ادھورا ہے۔ پولیس کو جوڈیشل اختیار بھی دے دینا چاہیے۔ چٹ منگنی پٹ بیاہ والا معاملہ ہو جاتا۔ حکومت عدالتوں کے کھڑاک سے بچ جاتی اور لوگ پیشیاں بھگتنے میں خراب نہ ہوتے۔

دنیا کا شاید یہ واحد صدر ہے جس نے اتنا اچھا آرڈی نینس جاری کیا ہے۔ اس کے تقوے اور طہارت کے چرچے سنتے آئے تھے' حرم میں گریہ وزاری کے افسانے ہی تھے پھر تعلق مع اللہ کا سرکاری خرچ پر جو اہتمام تھا وہ بھی دیدنی تھا۔ اس آرڈی نینس نے تو ان سب باتوں کی بھرپور تائید کی ہے۔ یہ آرڈی نینس تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا اور پڑھنے والے اس پر چار حرف بھیجتے رہیں گے۔

کراچی والوں کے شامت کے دن طویل ہوتے جا رہے ہیں۔ بظاہر صبح کے کوئی آثار نہیں۔ انہیں ان کو آزادی فکر کی سزا مل رہی ہے اور ملنی ہی چاہیے۔ انسان اگر حریت فکر کو خیرباد کہہ دے اور غلامی پر راضی ہو جائے تو اسے چین ہی چین ہے۔ آخر پرندوں کو قفس میں دانہ پانی تو ملتا ہی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آج بھی انگریزوں کے دور کو لوگ حسرت سے یاد کرتے ہیں۔ اس غلامی کے دور میں انصاف تو تھا۔ امن وامان بھی مثالی تھا۔ لوگ سفر کرتے ہوئے ڈرتے نہ تھے۔ کاروبار زندگی معمول کے مطابق چل رہا تھا۔ قائد اعظم کو آزاد ملک کی کیا سوجھی!

> **صدر لغاری کے جاری کردہ آرڈیننس نے پولیس کی بے رحمی کو سند جواز عطا کر دی ہے**

لوگوں کی اس دلیل میں وزن محسوس ہوتا ہے کہ آج کے حالات سے اس غلامی کے دور کے حالات کا مقابلہ کر کے دیکھا جائے تو فرق کا پتہ چل جاتا ہے۔ رشوت کرپشن اس دور میں بھی تھی مگر آج کے مقابلے میں لاکھوں گنا کم۔ عدل وانصاف پر اس دور میں انگلی نہیں اٹھائی جا سکتی تھی اور آج کے دور میں جیالے جج اسی لئے بھرتی کیے جا رہے ہیں کہ وہ انتظامیہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیں۔ اس دور میں جانوروں کے حقوق کے تحفظ کا ادارہ موجود تھا جو ان کی دیکھ بھال پر متعین تھا ان کے ساتھ ان کا مالک برا سلوک نہیں کر سکتا تھا۔ اس محکمے کا نام انسداد بے رحمی تھا۔ آج کراچی کے لوگ اس دور کے جانوروں سے بدتر ہیں' ان کے لئے انسداد بے رحمی کا کوئی محکمہ نہیں۔ صدر صاحب کے آرڈی نینس نے بے رحمی کو سند جواز عطا کیا ہے۔ بلکہ تحفظ ہی دیا ہے۔

ایک نقطہ نظر یہ ہے کہ جو لوگ برسراقتدار ہیں وہ عموماً جاگیردار ہیں۔ جاگیردار کے نزدیک عوام الناس کی حیثیت ڈھور ڈنگر سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ان ڈھور ڈنگروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک ہونا چاہیے۔ غلاموں کی یہ مجال کہ وہ برابری کی بات کریں۔ حقوق انسانی کا حوالہ دیں۔ شرف انسانیت میں اک کا کیا حصہ ہے۔ یہ مخلوق تو انہیں کی چاکری کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

جہاں تک ملکی قانون کا تعلق ہے تو یہ قوانین ان کے اپنے تراشیدہ ہیں۔ یہ ان کی پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔ اس لئے کسی دانا نے کہا ہے کہ قانون مکڑے کا جالا ہے کمزوروں کو پھانس لیتا ہے اور زور آور اسے توڑ دیتے ہیں۔ اس مقولے کا کہنے والا آج اگر زندہ ہوتا تو آج کے پاکستان کو دیکھ کر اپنے اس قول پر کتنا فخر کرتا۔ صدر کے آرڈی نینس نے پولیس کو بلندیوں تک پہنچا دیا ہے اور ان کی پارسائی پر اعتماد کی وہ سند عطا کی ہے جسے تاریخ ہمیشہ یاد کرے گی۔

جو لوگ اس شہر میں آباد ہیں وہ اپنے تجربات کی بنا پر کہتے ہیں کہ ہماری پولیس (اللہ نظر بد سے بچائے) ایسا تکنیکی فن جانتی ہے کہ اگر چوبیس گھنٹہ کے لئے امریکی صدر' یا اپنے ملک کی کسی بھی شخصیت کو اس کے حوالے کر دیا جائے تو وہ درجنوں قتل' ڈکیتی اور اغواء کی واردات کا اعتراف کرے گا۔

حالات کی سنگینی کو درست کرنے کا یہ تیربہدف نسخہ ہماری سابقہ آقا قوم کو بھی نہیں سوجھا ورنہ وہ عدالتوں کے چکر سے عوام کو بچا سکتی تھی۔ اس نظریہ کو فروغ دینے کے لئے بین الاقوامی سطح پر سیمینار ہونا چاہیے اور دوسرے ملکوں کو ترغیب دینا چاہیے کہ وہ ہمارے اس تجربے سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک مثبت قدم اٹھایا ہے اور تاریخ میں اس حوالے سے اپنے کو محفوظ کر لیا ہے۔

دعوتی اجتماع

ڈسکہ (نامہ نگار) تنظیم اسلامی ڈسکہ کے زیر اہتمام گذشتہ دنوں مقامی مسجد میں ایک دعوتی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں نائب ناظم حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن مرزا ندیم بیگ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دین پورے نظام زندگی کا نام ہے اور یہ پورے نظام پر اپنا غلبہ چاہتا ہے۔ اگر دین غالب نہیں ہے تو اس کی اقامت کی جدوجہد ہر بندہ مومن کے ذمہ ہے۔

ہری پور کا دورہ

26/ اپریل کو رفیق تنظیم محمد آصف کی دعوت پر پانچ رفقاء پر مشتمل قافلے نے ہری پور کا دورہ کیا۔ اس قافلے میں مشتاق حسین گوجر خان سے اور ظہور احمد اور عبدالرحمٰن پنڈی گھیب سے شریک ہوئے جب کہ راولپنڈی سے ریاض حسین اور محمد طفیل گوندل بھی قافلے کے ہمراہ تھے۔ رفیق تنظیم جناب عبدالعزیز کے گھر پر درس قرآن مجید کی محفل ہوئی۔ امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے اسلام آباد دورہ کی وجہ سے یہ رفقاء واپس لوٹ آئے۔

عشرہ دعوت کے سلسلہ میں تنظیم اسلامی لاہور وسطی کی دعوتی سرگرمیاں

شیخ نوید احمد

19ر اپریل بدھ بعد نماز مغرب مزنگ روڈ پر منعقدہ ماہانہ تنظیمی اجتماع میں معمول کی کارروائی کے بعد ایوب بیگ مرزا امیر لاہور وسطی نے رفقاء کو عشرہ دعوت کے لئے ایک مثالی انداز میں ترغیب دلائی کہ آپ معذرتیں چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ آپ کی معاش درست کر دے گا۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ اس نے آپ کو اپنے دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے' اگر آپ نے اب کسی قسم کی کوتاہی کی تو پھر جوابدہی بھی اسی حساب سے ہوگی۔

21ر اپریل نماز عصر مسجد اشرفیہ چوک سنت نگر میں رفقاء نے ادا کی بعد ازاں بینر' ٹی بورڈ لے کر چوک سنت نگر میں مظاہرہ کیا اور ابدالی چوک تک قطار میں چلتے گئے واپسی پر سنت نگر کی گلیاں گشت کے لئے طے تھیں۔ دو دو رفقاء پر مشتمل گروپ نے ہر مکان کے دروازے پر دستک دے کر ہفتہ کے جلسہ کی اطلاع پہنچائی اور اپنے دعوت نامے بھی پیش کئے۔ یہ سلسلہ نماز مغرب تک جاری رہا۔

22ر اپریل ہفتہ کو افغان پارک کے جلسہ میں ایوب بیگ مرزا صاحب کی تقریر تھی جس کے بعد سوال وجواب کا افہامی انداز اختیار کیا گیا اور سامعین کی تواضع بھی کی گئی۔ نماز عشاء پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔

23ر اپریل ٹی بورڈ مہم نماز عصر تا مغرب راج گڑھ سے چوک چوبرجی تک ہوئی۔ راستے میں تقاریر کا سلسلہ شیخ محمد نفیس' غازی محمد وقاص اور عمران ملک نے سرانجام دیا۔ 24ر اپریل کو برادرم اخلاق احمد کی دوکان کے ساتھ چوبرجی کے قریب انڈور میٹنگ مغرب تا عشاء ہوئی جس میں شیخ محمد نفیس کی تقریر بمعہ سوال وجواب کامیاب ترین تھی۔ اس میں بھی حاضرین کی دلچسپی کے لئے تواضع کا انتظام تھا۔ 25ر اپریل کو راوی روڈ مین بازار قصور پورہ میں عصر تا مغرب گشت کا پروگرام اور بعد ازاں کارنر میٹنگ کے فرائض بھی شیخ محمد نفیس نے میاں محمد احمد کے مکان پر سرانجام دیے اور بعد ازاں سوالات کا سامنا کیا۔ یہاں بھی حاضرین کے لئے مشروب کا انتظام تھا۔

26' 27ر اپریل کو فیصل چوک مال روڈ پر احتجاجی کیمپ میں شرکت ہوئی اور 27 کو امیر محترم کی تشریف آوری و پریس بریفنگ کی وجہ سے خاصی رونق ہوگئی۔ جس میں اخبارات کے صحافی بھی موجود تھے۔ 28ر اپریل جمعہ المبارک عصر تا مغرب اندرون بھاٹی گیٹ مین بازار تا اندرون لوہاری گیٹ ٹی بورڈ مہم بمعہ اعلانات وتقاریر منعقد ہوئی۔ اس کے بعد ہفتہ 29ر اپریل کو مغرب تا عشاء نائب امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر عبد الخالق کی زیر صدارت چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب نے نظام خلافت پر مفصل گفتگو کی مگر سوالات کا صحیح موقع میسر نہ آیا۔ اتوار 30ر اپریل سید پارک مین آؤٹ فال روڈ سنت نگر میں عصر تا عشاء گشت وانڈور میٹنگ کے لئے مسجد البلاغ تا آؤٹ فال چوک قطار اندر قطار پمفلٹ تقسیم کئے اور گلیوں میں بھی گھوم کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نماز مغرب کے بعد شیخ محمد نفیس نے اپنے مخصوص انداز میں بیان کر کے لوگوں کو سوالات کے لئے ابھارا۔

بقیہ: تنظیم اسلامی لاہور غربی

اس پروگرام میں شرکت نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اسی روز امیر تنظیم محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو احتجاجی کیمپ میں شرکت کرنا تھی چنانچہ اکثر رفقاء اس کیمپ میں شرکت کے لئے فیصل چوک چلے گئے۔

اگلے روز 28ر اپریل کو حسب معمول اسرہ کی میٹنگ ہوئی جس میں مختلف مساجد میں پمفلٹ کی تقسیم کے لئے رفقاء کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں چنانچہ چھ مساجد میں پمفلٹس تقسیم کیے گئے۔ اسی روز مسجد طیبہ فیروزوالہ میں افتخار صاحب نے بعد نماز مغرب درس قرآن مجید دیا۔ جس میں تقریباً دس احباب نے شرکت کی۔

29ر اپریل بروز ہفتہ مسجد احیائے اسلام شاہدرہ میں بعد نماز مغرب دعوتی پروگرام کا انعقاد ہوا۔ جس میں افتخار صاحب کے تمہیدی کلمات کے بعد جناب نعیم اختر عدنان نے اپنے مخصوص انداز میں موجودہ استحصالی نظام اور اس کے مفاد یافتہ طبقات کی خرابیوں کو واضح کیا اور علماء سوء کے کردار پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ جب لوگ ایک سمگلر اور ایک عالم دین اور داعی دین کو ایک ہی جیسی بڑی بڑی گاڑیوں میں بیٹھا دیکھتے ہیں۔ تو ان کے لئے اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ کس کو سمگلر سمجھیں اور کس کو عالم دین۔ اپنی گفتگو کے آخر میں انہوں نے یہ بات واضح کی کہ اسلامی نظام صرف اس انقلابی طریقہ کار کے ذریعے سے نافذ کیا جا سکتا ہے کہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلابی طریقہ کار سے ماخوذ ہو۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ مسجد احیائے اسلام کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے۔ اس پروگرام میں تقریباً 20 افراد نے شرکت کی آخر میں سوال وجواب کی مختصر نشست بھی ہوئی۔ یہ پروگرام عشاء کے وقت تک جاری رہا۔

30ر اپریل کو مسجد حیدریہ رچنا ٹاؤن میں عشرہ دعوت کے پروگراموں کا جائزہ مقصود تھا۔ تاہم اس جائزہ سے پہلے درس قرآن کا مختصر سا پروگرام بھی رکھا گیا۔ چنانچہ راقم الحروف نے تقریباً 20 منٹ میں سورۃ توبہ کے ایک رکوع کا ترجمہ اور مختصر تشریح کی۔ اس درس میں تقریباً 17 افراد نے شرکت کی۔ ازاں بعد عشرہ دعوت میں رفقاء کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ جن رفقاء نے اس سلسلے میں کوتاہی برتی تھی ان کو تنبیہہ کی گئی۔ اس پروگرام میں آٹھ رفقاء نے شرکت کی۔ عشاء تک یہ پروگرام جاری رہا۔ نماز کے بعد افتخار صاحب اور طفیل صاحب نے عشائیہ کے ساتھ رفقاء کی تواضع کی۔ چونکہ امیر محترم کے خطاب کا پروگرام جو کہ یکم مئی کو متوقع تھا پہلے ہی منسوخ ہو چکا تھا اس لئے اسی کھانے پر اس عشرہ دعوت کا اختتام ہوا۔

یکم مئی کو قرآن آڈیٹوریم میں خواتین کا اجتماع ہوا۔ فیروزوالہ سے اس اجتماع میں 40 خواتین نے شرکت کی۔

مرتب: علاؤالدین

حکومتی انتظامیہ ہی دعوت کے آخری مرحلہ "اقدام" کے دوران تنظیم اسلامی کے مجاہدوں کے سینوں کو اپنی گولیوں سے چھلنی کرے گی۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے گروہ میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی (القرآن)۔

بقیہ: تنظیم اسلامی حلقہ خواتین

مسلمان ہیں۔ ان کی باتیں ایسی دل پذیر تھیں کہ محویت کے عالم میں وقت کے گزرنے کا احساس ہی نہ رہا۔ اس گفتگو کی اگر میں تعریف بیان کرنا چاہوں تو کئی صفحات درکار ہوں گے۔ یہ خداداد صلاحیتیں اللہ اپنے نیک بندوں اور بندیوں ہی کو عطا کرتا ہے کہ ۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں

تنظیم اسلامی میں شامل خواتین اللہ کے دین کو لوگوں تک پہنچانے کا جو کام سرانجام دے رہی ہیں وہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اللہ کے دین کے لئے زندگیوں کی قربانی تو سستا سودا ہی ہے۔

اب وہ لمحہ آگیا جس لمحے ایمان اور وسوسے میں جنگ شروع ہوگئی۔ ایک بہن تنظیم اسلامی کے حوالے سے بات کرنے آئیں۔ وہ جوش وجذبے سے بھرپور' دلوں کو گرما دینے والی تقریر کے ذریعے جادو جگا کر صدا لگا رہی تھیں! آیئے ہمارے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر تنظیم اسلامی کا ساتھ دیں اور اللہ کے دین کو پھیلانے کا کام کریں۔ ایک اکیلا کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک منظم جماعت بنیان مرصوص بن کر "بہت کچھ" کر سکتی ہے۔ موصوفہ کی تقریر دل پذیر سن کر اگر کسی خاتون کا دل نہ پسیجا ہو تو ناچیز کی رائے میں وہ "بدنصیب" ہی ہوگی۔ انہوں نے کہا ہم نے ہر خاتون کے ہاتھ میں ایک بیعت فارم دے دیا ہے اب فیصلہ کرنا آپ کا اپنا کام ہے۔ انہوں نے مذکورہ فارم پر لکھی ہوئی عبارت پڑھ کر سنائی۔ یہ سب کچھ سن کر میرے اندر ایمان اور وسوسے کے مابین جنگ جاری تھی مگر اس لمحے میرا ایمان وسوسے پر غالب آگیا۔ میں نے فوراً بیعت فارم پر دستخط ثبت کر دیے۔ قبل اس کے کہ شیطان مجھے ورغلاتا۔ تنظیم کے ساتھ میری رفاقت کو شکریے کے ساتھ قبول کر لیا گیا۔ اجلاس کی آخری تقریر نائب ناظمہ صاحبہ نے کی۔ رب کائنات کی تعریف وتوصیف' قرآن کی تلاوت' واقعات کا بیان' اللہ کرے زور بیان اور زیادہ۔

تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کی تعداد گو بہت زیادہ نہیں ہے مگر شریک قافلہ رفیقات میں سے ایک ایک انمول موتی ہے۔ پروگرام کا اختتام حلقہ خواتین کی ناظمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر اسرار احمد کی دعا کے ساتھ ہوا۔

گجرات میں شب بیداری کا پروگرام

تنظیم اسلامی گجرات کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری کا پروگرام مورخہ 20ر اپریل بروز جمعرات رفیق جناب احسان اللہ کے گھر ہوا۔ جس میں تنظیم اسلامی گجرات کے بیشتر رفقاء کے علاوہ بعض احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ نماز مغرب کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ناظم حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن جناب شاہد اسلم صاحب کے درس قرآن سے ہوا۔ نماز عشاء ساڑھے آٹھ بجے قریبی مسجد میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے احادیث کے مجموعے کی آسان فہم انداز میں تشریح اور تفسیر رفقاء اور احباب کے سامنے پیش کی۔ پروگرام کے دوران رفقاء اور احباب کا باہمی تعارف بھی کرایا گیا۔ انفرادی اور اجتماعی طور پر تزکیہ نفس کی ترغیب بھی دی گئی۔ تہجد اور فجر کی نماز کے بعد جناب رحمت اللہ بٹر صاحب نے اپنے مخصوص سادہ انداز میں درس قرآن دیا۔ حاضرین سے پروفیسر محمد اشرف ندیم صاحب نے بھی خطاب کیا۔

حلقہ شمالی پنجاب کی دعوتی سرگرمیاں

شوق اگر تیرا نہ ہو میری نماز کا امام

مرتب: شمس الحق اعوان
ناظم حلقہ شمالی پنجاب

راولپنڈی۔ 20ر اپریل۔ "ہم تو عرب امارات میں دنیا کمانے کے لئے گئے تھے مگر وہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین بھی دے دیا۔ اب بھی اگر ہم اللہ کا شکر ادا نہ کریں' اس کے دین کو نہ پھیلائیں تو ہم سے زیادہ مجرم اور کون ہو گا؟" یہ الفاظ مشتاق حسین نے پنڈی گھیپ میں دوران درس کہے۔

حلقہ پنجاب شمالی میں شامل راولپنڈی اور ہزارہ ڈویژن کے بیشتر رفقاء ابو ظبی' سعودی عرب اور یورپ میں کام کر رہے ہیں۔ اس دفعہ دیار غیر سے چھٹی پر وطن واپس آنے والے رفقاء سے بھرپور دعوتی کام لیا گیا۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں وطن واپس آنے والے رفقاء حلقہ ابو ظبی کے ناظم محمد خالد نے ہمیں پہلے سے ہی بھجوا دی تھی۔ اس حوالے سے حلقہ کے ذمہ دار پہلے سے اپنے رفقاء کے استقبال کے لئے تیار تھے۔ مشتاق حسین گوجر خان' جاوید احمد گوندل ڈڈھیال' عبد الرحمٰن اور ظہور حسین پنڈی گھیپ۔ یہ سب حضرات ہمیں میسر آئے۔ 17ر مارچ کو حلقہ کے دفتر میں ملتزم رفقاء کی ایک روزہ تربیت گاہ منعقد ہوئی۔ 19ر مارچ کو رفیق محترم جناب جاوید احمد گوندل کی عیادت کی جو ابو ظبی میں کام کے دوران زخمی ہو گئے تھے۔

دیوال میں تنظیم کا "اسرہ" قائم ہے مگر اس کے باوجود تنظیم کا علاقے میں کوئی تعارف نہ تھا۔ ابوظبی سے واپس آنے والے رفیق مکرم جناب محمد ظریف نے علاقہ میں دروس قرآن کا سلسلہ شروع کیا جس کے نتائج بحمد اللہ حوصلہ افزاء ہیں۔

دورہ گوجر خاں

گوجر خاں کا دو روزہ دعوتی 18 اور 19 اپریل کو کیا گیا جس میں راقم کے ہمراہ عبدالرحمٰن اور ظہور احمد اور راولپنڈی سے ریاض حسین اور محمد طفیل گوندل بھی شریک سفر تھے۔ 18 اپریل کا دن گوجر خان میں صرف کیا۔ مختلف احباب سے انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مولانا مبین الدین آستانہ قادریہ رحمانیہ کے مہتمم سے بھی ملاقات ہوئی۔

رات کو مشتاق حسین کے گھر کسووال گئے۔ وہاں امیر تنظیم اسلامی کے خطاب کا کیسٹ دکھایا گیا۔ جس کے نتیجے میں دو افراد شوکت حسین اور صوبے دار ریٹائرڈ محمد ایوب تنظیم میں شامل ہو گئے۔ امید ہے کہ اب گوجر خان میں ٹھوس بنیادوں پر تنظیم کا دعوتی کام سرانجام دیا جا سکے گا

دورہ پنڈی گھیپ

14ر اپریل کو راقم اور مشتاق حسین پنڈی گھیپ گئے۔ دو مساجد میں خطبات جمعہ کی ذمہ داری ادا کی۔ مدرسہ البنات میں درس قرآن کی محفل سے خطاب کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 35 کے قریب تھی۔ درس کے اختتام پر سوال وجواب پر مبنی نشست بھی ہوئی۔ موضع سورگ میں رفیق تنظیم عبد الرحمٰن سے ملاقات ہوئی۔ واپسی پر موضع کھڑپہ گاؤں میں حافظ نذیر احمد سے ملاقات ہوئی۔ موصوف جماعت اسلامی کے رکن ہیں مگر قاضی صاحب کی پالیسیوں اور جماعت کی انتخابی سیاست سے نالاں ہیں۔

☆☆☆

پنڈی گھیپ میں بھی درس قرآن کے سلسلے کا آغاز ہو گیا ہے' مدرس کے فرائض رفیق محترم عبد الرحمٰن سرانجام دیتے ہیں۔ خطاب جمعہ کی ذمہ داری بھی احسن انداز سے نبھا رہے ہیں۔ موصوف ہی کی دعوت پر راقم اور تنظیم اسلامی راولپنڈی کے امیر جناب شمیم اختر پنڈی گھیپ پہنچے۔ جمعہ کا خطاب راقم نے اور نماز جمعہ کے بعد محمد شمیم اختر نے فرائض دینی کا جامع تصور کے عنوان سے خطاب کیا۔ اس پروگرام میں احباب کی کثیر تعداد کے علاوہ 30 کے قریب خواتین نے بھی شرکت کی۔ یہ پروگرام جامعہ البنات نزد جامع مسجد مالی مصاحب میں کیا گیا۔ بعد ازاں سوال جواب کی نشست بھی ہوئی جس سے تنظیم کے فکر کو اچھے انداز سے واضح کیا گیا۔ رات کے وقت انفرادی ملاقاتیں بھی کی گئیں۔ دعوتی لٹریچر کی تقسیم بھی عمل میں آئی۔

احساس بندگی اور تقویٰ

حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ عبادت و ریاضت اور آزمائش و امتحان میں ہمارے شیخ الشیوخ علی مرتضیٰ ہیں۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں "چونکہ حضرت علیؓ کو حضورؐ کی صحبت میں رہنے کا طویل ترین موقعہ ملا تھا اس لیے خلافت کے منصب پر فائز ہونے سے ریاضت اور نفلی عبادات سے آپؓ کو بڑا شغف تھا۔ نماز میں خشوع وخضوع کی یہ حالت ہوتی کہ دوران نماز بید کی چھڑی کی طرح لرزتے تھے۔ ایک جنگ میں آپ کے جسم میں ایک میں ایک تیر پیوست ہو گیا۔ لوگوں نے تیر کھینچنے کی بہت کوشش کی مگر مگر تیر نہ نکلا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں۔ اس حالت میں تیر نکال لینا۔ یوں تیر آسانی سے نکل آیا اور آپؓ کو تکلیف کا احساس تک نہیں ہوا

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: غازی محمد وقاص
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

رجسٹرڈ ایل نمبر ۔۔ 9184
شمارہ ۔۔۔ 21
جلد ۔۔۔ 4
مقام اشاعت: K-3/3 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

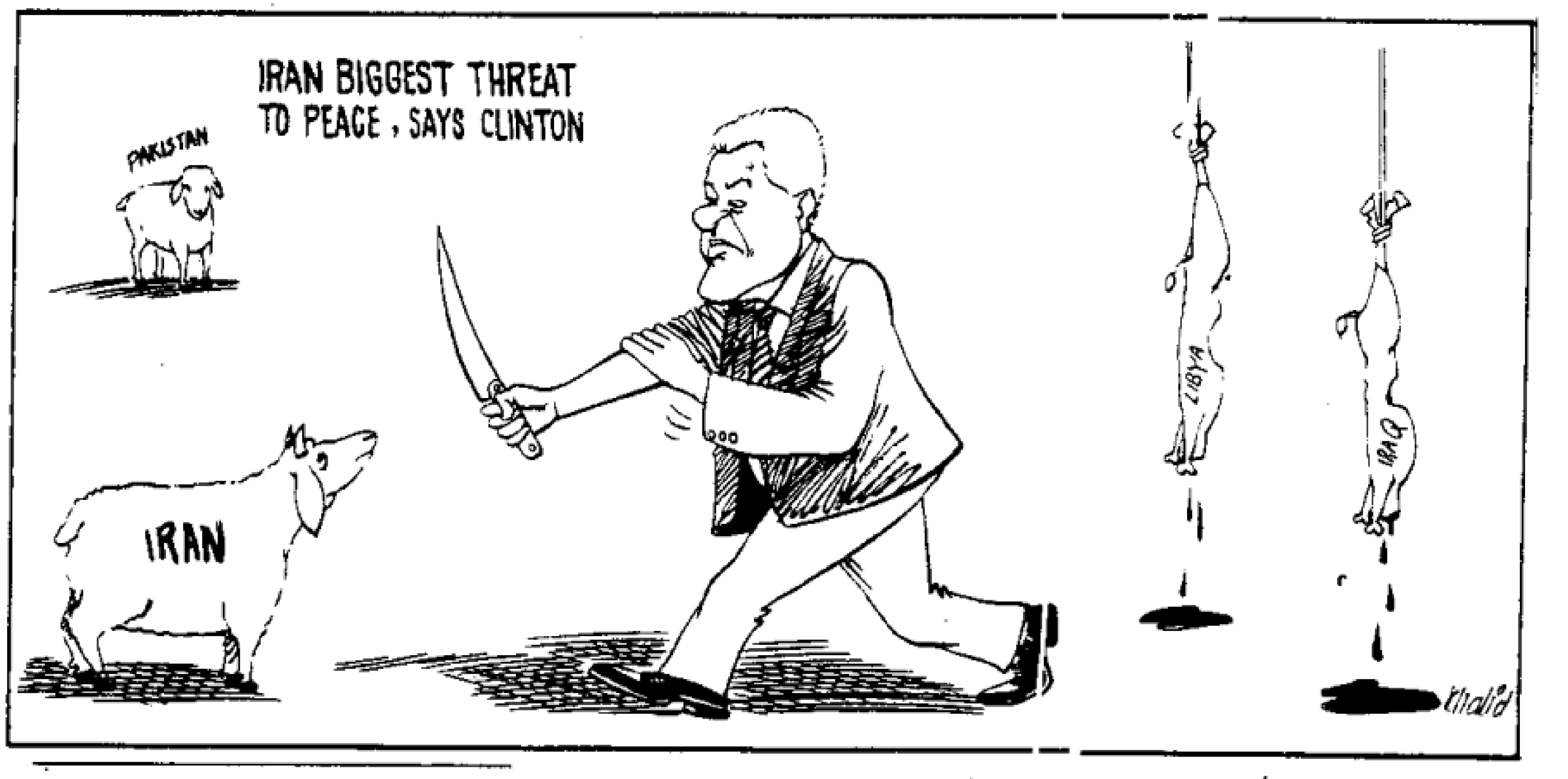

THE FRONTIER POST Sunday April 16, 1995

ایران امن کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ کلنٹن

عشرہ دعوت کے دوران تنظیم اسلامی لاہور غربی کی دعوتی و تنظیمی سرگرمیاں

عشرہ دعوت کے مختلف پروگرام ترتیب دینے کے لئے تنظیم اسلامی لاہور غربی کا اجتماع 21 اپریل بروز جمعہ صبح کے وقت ہوا۔ جس میں عشرہ دعوت کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیے گئے۔

30 اپریل بروز اتوار حیدریہ مسجد رچنا ٹاؤن میں جائزے کے دوران یہ بات سامنے آنے پر کہ تمام پروگرام طے شدہ شیڈول کے مطابق ہوئے' اللہ کا شکر ادا کیا گیا۔ ان میں اگرچہ بعض پروگراموں میں کچھ رفقاء کی عدم شرکت رہی لیکن مجموعی طور پر تمام پروگرام بمطابق شیڈول انجام پذیر ہوئے۔

عشرہ دعوت کے سلسلے میں تنظیم اسلامی لاہور غربی نے جو شیڈول طے کیا تھا اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ 22 اپریل بروز ہفتہ کے لئے طے تھا کہ رفقاء گروپس کی صورت میں مختلف احباب سے ملاقاتیں کریں گے۔ تو اس سلسلے میں رفقاء نے دو دو اور تین تین کے گروپوں کی صورت میں اور انفرادی طور پر چھ احباب سے ملاقات کی۔ اس کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ اس صورت میں تو برآمد نہیں ہوا کہ کوئی صاحب تنظیم میں شامل ہوئے ہوں لیکن یہ کہ احباب تک بات پہنچ گئی اور امید ہے کہ اگر ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا تو متوقع نتائج بھی نکلیں گے۔ بہرحال یہ بات ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے کہ نتائج کا پیدا کرنا ہمارے بس میں نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور اس کے کام اس کی حکمت کے تحت ہوتے ہیں۔ اس کی نظر میں بیک وقت وہ تمام حالات و حقائق ہوتے ہیں جو انسانوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ بس کوشش اور جدوجہد کرتا چلا جائے یہاں تک کہ موت آجائے۔ **واعبد ربک حتی یاتیک الیقین۔**

23 اپریل کو فیصل چوک مال روڈ پر احتجاجی کیمپ کا آغاز ہونا تھا۔ چنانچہ نعیم اختر عدنان' امداد اللہ' ڈاکٹر اقبال' ندیم بیگ' اور راقم الحروف تقریباً شام 4 بجے مقررہ جگہ پر پہنچ گئے اور کیمپ کے انتظامات میں مصروف ہوگئے۔

انتظامیہ نے اگرچہ رکاوٹ ڈالی لیکن جناب نعیم اختر عدنان' جو اس احتجاجی کیمپ کے ناظم بھی تھے اور جناب اشرف وصی نے صورت حال کو سنبھالا اور کیمپ حسب پروگرام تکمیل پذیر ہوا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہمیں حتی الامکان معروف ذرائع کے ذریعے سے حق بات کو لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انتظامیہ تو بہرحال رکاوٹ ڈالے گی کیونکہ وہ بھی تو اسی باطل نظام کا حصہ ہے جس کو ختم کرنے کے لئے تنظیم اسلامی کو کوشش کرنا ہے اور پھر یہی انتظامیہ ہی تو ہوگی کہ جو دعوت کے آخری مراحل میں تنظیم اسلامی کے مجاہدوں کے سینوں کو اپنی گولیوں سے چھلنی کرے گی کہ جب اس دعوت کے مجاہد یہ پکار لگائیں گے کہ یہ فحاشی و عریانی اور یہ باطل نظام صرف ان کی لاشوں پر قائم رہ سکتا ہے۔

ترجیحات کی تبدیلی کے بغیر دین کا کام مطلوبہ رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتا

24 اپریل بروز پیر مسجد الفرقان میں ڈاکٹر اقبال حسین صاحب نے سورۃ الجمعہ کی چند آیات کا درس دیا۔ اس درس میں 4 رفقاء سمیت 20 افراد نے شرکت کی۔ دراصل جب تک ہم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طلبگار نہیں ہوں گے اس وقت تک ہماری ترجیحات نہیں بدلیں گی اور جب تک ہماری ترجیحات نہیں بدلیں گی دین کا کام مطلوبہ رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتا اور قرآن کی آیت **ان الذین امنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمت اللہ** کے مطابق "وہی لوگ درحقیقت اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں کہ جو ایمان لائیں' ہجرت کریں اللہ کی راہ میں جہاد کریں" اور پھر قرآن یہ بھی فرماتا ہے کہ **فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ** "پس وہ لوگ اللہ کی راہ میں قتال کریں کہ جنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ دیا ہو" پس اگر ہم قتال کے مرحلے میں صحیح انداز سے پہنچنا چاہتے ہیں تو پھر ہماری ترجیحات مکمل طور پر آخرت کے ساتھ منسلک ہو جانی چاہیں۔

25 اپریل کو فیروزوالہ میں جلسہ عام کا پروگرام تھا۔ چنانچہ اس کے انتظام کے لئے جناب ملک منیر احمد' زاھد صاحب' امداد صاحب اور راقم الحروف شام چار بجے مقررہ جگہ پر پہنچ گئے۔ اس جلسہ کے انتظامات کے لئے زاھد صاحب اور امداد صاحب کی محنت قابل داد ہے۔ کہ جنہوں نے صرف دو ڈھائی گھنٹوں میں جلسے کے تمام انتظامات مکمل کیے۔ مرکز سے نائب امیر تنظیم اسلامی پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالخالق صاحب اور ناظم حلقہ لاہور جناب اشرف وصی صاحب نے جلسے میں شرکت کی۔ محترم ندیم بیگ نے پرجوش انداز میں موجودہ باطل نظام اور اس کے منصب داروں کو خوب لتاڑا اور تنظیم اسلامی کی دعوت لوگوں کے سامنے رکھی۔ آخر میں ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے اپنا صدارتی خطبہ دیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم افتخار صاحب نے بڑی عمدگی سے انجام دیے۔ اس جلسے میں تقریباً 100 افراد نے شرکت کی اور غالباً یہ فیروزوالہ کی تاریخ کا کامیاب ترین جلسہ تھا۔ جلسے میں فیروزوالہ کے علماء نے بھی شرکت کی۔

26 اپریل کو زاہد صاحب کے گھر پر امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ڈیڑھ گھنٹے کی تقریر جو انہوں نے فیصل آباد میں کی تھی کا وڈیو کیسٹ دکھایا گیا۔ یہ پروگرام بعد نماز مغرب شروع ہوا۔ زاہد صاحب نے ساتھیوں کی چائے اور بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی۔ اس پروگرام میں چھ رفقاء کے علاوہ آٹھ احباب نے شرکت کی۔

27 اپریل بروز جمعرات شاہ خالد ٹاؤن میں دعوتی پروگرام ہوا۔ جس میں ڈاکٹر اقبال حسین صاحب نے دعوتی گفتگو کی۔ تقریباً 20 افراد نے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اقبال صاحب اور راقم الحروف کے علاوہ کسی تیسرے رفیق نے

باقی صفحہ نمبر3

تیز ترک گامزن منزل مادور نیست

تنظیم اسلامی کے حلقہ خواتین کا چوتھا سالانہ اجتماع

تاثرات بیگم ثریا عبدالوحید

"مرد اور عورت گاڑی کے دو پہیے ہیں" اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو بہرحال مرد اور عورت کا ساتھ ناگزیر ہے۔ تنظیم اسلامی پاکستان کی اجتماعیت میں بھی خواتین بڑھ چڑھ کر شریک سفر ہیں اور اقامت دین کی جدوجہد میں اپنا حصہ بقدر استطاعت ادا کر رہی ہیں۔ یکم مئی ۱۹۹۵ء کو قرآن آڈیٹوریم گارڈن ٹاؤن لاہور میں تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد ہوا' جس میں شریک ایک خاتون کے تاثرات حاضر خدمت ہیں۔ خواتین کے اس اجتماع میں لاہور شہر کے علاوہ فیروزوالا' گوجرانوالا' گجرات' ڈسکہ اور فیصل آباد سمیت ملک کے مختلف علاقوں سے خواتین نے شرکت کی۔ (ادارہ)

یکم مئی کو تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کا چوتھا سالانہ اجتماع قرآن آڈیٹوریم گارڈن ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں شرکت کی دعوت تنظیم اسلامی لاہور غربی کے ذریعے ملی جسے بخوشی قبول کرتے ہوئے پروگرام میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کی دعوت اور کام میرے لئے اجنبی نہیں ہے۔ اس لئے کہ فیروزوالا میں ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی اہلیہ محترمہ اور ان کی صاحبزادیاں ہمارے گھر تشریف لاکر ماہانہ درس قرآن سے فیض یاب کرتی تھیں' جس سے ایمان میں تازگی اور دینی جذبے کو جلا حاصل ہوتی تھی مگر نامعلوم وجوہات کی بنا پر درس قرآن کا یہ مبارک سلسلہ بند کر دیا گیا جس کا مجھے آج بھی بے حد افسوس اور رنج ہے۔ بات ہو رہی تھی چوتھے سالانہ اجتماع کی کہ ایک ذاتی مسئلہ درمیان میں آگیا خیر۔ انسان اپنی ذات کو اجتماعیت سے علیحدہ بھی تو نہیں کر سکتا۔ تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کے تیسرے سالانہ اجتماع میں گذشتہ سال شرکت کا موقع بھی ملا تھا' اس حوالے سے مجھے آج بھی سورہ والعصر پر مبنی درس قرآن اور خاص طور پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا سورہ لہب کے حوالے سے قرآنی درس میری یادداشت میں اب بھی محفوظ ہے۔ فیروزوالا سے ایک مزدا ویگن اور ایک پیلی ٹیکسی کے ذریعے خواتین کا قافلہ خواتین کے چوتھے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے روانہ ہوا۔ فیروزوالا سمیت رچنا ٹاؤن' امامیہ کالونی' برکت ٹاؤن اور شاہدرہ سے خواتین ہمارے ساتھ شریک سفر تھیں۔ نو بج کر بیس منٹ پر قرآن آڈیٹوریم کے ہال میں داخلہ ہوا۔ خاتون کارکن حال کے اندر داخل ہونے والی ہر خاتون کو ایک کتابچہ دے رہی تھیں۔

قرآن کی عظمت واہمیت کے موضوع پر ایک رفیقہ تنظیم روح پرور تقریر کر رہی تھیں۔ اظہار بیان کا طریقہ انتہائی عمدہ تھا۔ قرآن کیا ہے' اسے کیوں نازل کیا گیا؟ ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ موصوفہ نے جب اپنی بات ختم کی تو مجھے یہ خیال آیا کہ اب اور کونسی بات ایسی رہ گئی ہے جسے دوسری خاتون بیان کرے گی! پیارے پڑھنے والو! بات یہ نہیں ہے۔ پروگرام اس قدر شاندار طریقے سے ترتیب دیا گیا تھا کہ کم از کم میرے پاس تو تعریف کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد کی ایک لخت جگر کے بعد دوسری بیٹی نے پردے کے حوالے سے گفتگو کی۔ پردہ ہمارے دین میں کیا اہمیت رکھتا ہے۔ ہم لوگ آج کل بازاروں میں خواتین کو بن سنور کر پوری آن بان سے سج دھج کے ساتھ گھومتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ قیامت میں خدا تعالیٰ ان سب سے جب اس بے پردگی ونیم عریانی کے بارے میں پوچھے گا تو کیا جواب دیں گے یہ خواتین اس وقت؟ مقررہ صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ کہ پردے کے موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد نے اسی ہال میں 9 گھنٹے کے دورانیے پر مشتمل کیسٹ ریکارڈ کروائیں ہیں جب کہ مجھے اس موضوع پر بولنے کے لئے صرف پندرہ منٹ دیئے گئے ہیں۔ موصوفہ باکمال طریقے سے درس قرآن دیتی ہیں جب کہ لاجواب انداز سے قرآن کی تلاوت کرتی ہیں۔

سٹیج سیکرٹری صاحبہ ہر تقریر کے اختتام پر جزاک اللہ سے مقررہ کی حوصلہ افزائی کرتیں۔ تقریر کی مناسبت سے علامہ اقبال کا مناسب حال شعر پڑھ کر اگلے پروگرام کا اعلان کرتیں۔ بیگم محمود عالم میاں نے کمپیئرنگ کے فرائض بڑی ہی عمدگی سے ادا کئے۔ امیر تنظیم اسلامی کی ایک اور ہونہار بیٹی نے "تواصی بالحق" کے موضوع پر جامع انداز سے درس دیا' جسے سن کر روح تازہ اور قلب گرم ہو گیا۔ قرآن آڈیٹوریم کا وسیع وعریض ہال خواتین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اسی اثناء میں یہ اعلان کیا گیا کہ لاہور کی رفیقات تنظیم اپنی نشستوں کو چھوڑ کر مہمان خواتین کو جگہ دے دیں۔ شاباش ایسی رفیقات کے لئے جنہوں نے ایک آواز پر لبیک کہتے ہوئے سیٹوں کو چھوڑ کر دریوں کو زینت بخشی۔ وقفہ کے دوران شریک خواتین کی تواضع کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب کی ایک اور لخت جگر نے صبر کے موضوع پر درس دیا۔ صبر کے حوالے سے موصوفہ کی باتیں سن کر میری آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ میں دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنے لگی کہ اللہ نے ہمیں ان آزمائشوں میں نہیں ڈالا کہ ہم تو خیر سے پیدائشی

باقی صفحہ نمبر3